سویرا

شوکت کریمی

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفے چند

جناب شوکتؔ کریمی ہمیں کئی وجوہ سے عزیز و محبوب ہیں۔ پہلی وجہ تو یہ کہ وہ اُس میران پور کٹرہ کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں، جسے ہمیشہ ہم نے عقیدت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ ہم سب کے ممدوح و مخدوم حضرت مولانا سیّد حامد علی رحمۃ اللہ علیہ کا مولد اور اسمِ بامسمّٰی ڈاکٹر ولی اللہ صدیقی کا مسکن و معمل میران پور کٹرہ ہی تھا۔ دوسری وجہ یہ کہ ہمارے مشفق و محبّ حضرت طاہر تلہری اور محترم و معظم رفیق حضرت شفیق طاہری سے اُنھیں عقیدت و تلمّذ کا شرف حاصل ہے۔ اس لیے کہ یہ قدریں اور نسبتیں ہمارے لیے بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ سچ پوچھیے تو ان کے علاوہ ہمارے پاس کچھ ہے بھی نہیں۔ تیسری وجہ یہ کہ وہ ہمارے تحریکی رفیق ہیں۔ اس سلسلے کی چوتھی اور بڑی وجہ یہ کہ وہ ایک نیک فطرت اور سادہ مزاج سخن ور ہیں اور انھوں نے ''تربیت اطفال'' کو اپنی شاعری اور سخن وری کا موضوع بنایا ہے۔ یہ ہمارے عہد کی ایک بڑی ضرورت ہے۔

شوکتؔ کریمی شعر و سخن کی وادی کے لیے نو وارد نہیں ہیں۔ ان کی عمرِ سخن خاصا لمبا سفر طے کر چکی ہے۔ انھوں نے غزلیں بھی کہی ہیں اور نظمیں بھی اور وہ نعت و مناقب گوئی کی بھی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ لیکن گزشتہ کئی برس سے وہ ادبِ اطفال کی طرف متوجہ ہیں۔ اس صنف میں وہ خوب کہہ رہے ہیں۔ شاید اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ پیشے کے اعتبار سے وہ معلم ہیں، درس و تدریس کا پاکیزہ مشغلہ ہی ان کا آزوقۂ حیات ہے۔ بچوں کی نفسیات اور ان کی تربیتی ضروریات سے وہ کافی حد تک واقف ہیں اور بچوں کی اصلاح و تربیت سے انھیں خصوصی دل چسپی ہے۔ پیشے سے

اسی وفادارانہ وابستگی اور موضوع سے قلبی وفطری دل چسپی نے انھیں ادبِ اطفال کے لیے یک سو کیا ہے۔ یک سو بھی ایسا کہ اب تک ایک سے زائد مجموعے اس صنف میں ان کے منظر عام پر آ گئے۔
المیہ یہ ہے کہ آج شاعر اور ادیب تو بے شمار نظر آتے ہیں، لیکن بچوں کے لیے لکھنے والے بس خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ خصوصاً تحریک ادب اسلامی کے حلقے میں علامہ ابوالمجاہد زاہدؔ اور حضرت مائلؔ خیر آبادی کے بعد یہ صنف بالکل لاوارث سی ہوگئی ہے۔ لے دے کے ایک نام حضرت ناوکؔ حمزہ پوری کا باقی رہ جاتا ہے، لیکن ان کی علمی وادبی مصروفیات کی گوناگونی ایسی ہے کہ اس طرف وہ خاطر خواہ متوجہ نہیں ہو سکے۔ تاہم انھوں نے جو کچھ اور جتنا کچھ بھی لکھ دیا ہے، اُسے اطفالی ادب کی تاریخ میں نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔ ایسے میں شوکتؔ کریمی جیسے نیک و صالح اور سرگرم و فعال سخن وروں سے ہی کچھ امید بندھتی ہے۔
بلاشبہ شوکتؔ کریمی کا اندازِ سخن صاف، سادہ، سلیس اور رواں دواں ہے، زبان بھی اچھی اور بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق استعمال کرتے ہیں اور موضوعات کا تنوع بھی قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ سخن ''سویرا'' اس کا بہترین ثبوت فراہم کرتا ہے۔ اگر اسی طرح مشق جاری رہی تو مزید نکھار پیدا ہوگا۔
میں جناب شوکتؔ کریمی کے روشن و تابناک شعری و ادبی مستقبل کے لیے تہہ دل سے دعا گو ہوں۔

ڈاکٹر تابش مہدی

نئی دلّی
یکم فروری ۲۰۱۰

حمد باری تعالیٰ

گواہی میں دیتا ہوں میرے خدا
نہیں کوئی معبود تیرے سِوا

میں تیرے سوا شکر کس کا کروں
تو آقا مرا ہے تو مولیٰ مرا

مجھے کیوں نہ ہو اپنی قسمت پہ ناز
تو خالق مرا ہے میں بندہ ترا

کسی چیز کی جب بھی حاجت ہوئی
مجھے تو نے وہ چیز کردی عطا

تری نعمتوں کو گنوں کس طرح
عدد کوئی ایسا نہ ہے ہندسہ

مرے دل میں جو کچھ بھی ہے اےُ علیم
تجھے سب خبر ہے تجھے سب پتا

دل وجاں سے کرتا ہوں یہ اعتراف
کبھی رد نہ کی تو نے میری دُعا

نعت شریف

اللہ اللہ پیارے نبیؐ کا مقام
بھیجتا ہے خدا بھی درود و سلام

سرور دیں کا جب بھی سُنے کوئی نام
اُس پہ لازم ہے. بھیجے درود و سلام

جس کو پیارے نبیؐ کی سند مل گئی
ہوگئی اُس پہ نار جہنم حرام

اللہ اللہ بیمار دشمن کے گھر
جب بھی سُنتے تو جاتے رسولِ انامؐ

شرط جنت کی ہے اتباع رسولؐ
حشر میں ورنہ درجہ نہ کوئی مقام

اے خدا رات دن یہ دعا ہے مری
ہوں میسر حرم کے مجھے صبح وشام

صرف شوکتؔ نبیؐ ہی کا دربار ہے
ہیں برابر جہاں بادشاہ و غلام

ماہ رمضان

شکر کرتا ہوں میں اپنے اللہ کا
جس نے تحفہ دیا مجھ کو رمضان کا

ایک اک پل مبارک ہے اِس ماہ کا
بارش رحمت حق ہے صُبح و مسا

مومنوں کے لیے ہے یہ فصل بہار
گلشنِ دین و ایماں مہکنے لگا

اس کی عظمت کا کوئی ٹھکانا نہیں
ماہ رمضاں میں قرآن نازل ہوا

کیا مزے ہیں سحر اور افطار کے
اور منظر تراویح کا مرحبا

لیلۃ القدر شوکتؔ جسے مل گئی
دونوں عالم میں اُس کو مزہ آگیا

عیدالفطر

رحمت رب نے بخشی گھڑی عید کی
کچھ نہ پوچھو ہے کتنی خوشی عید کی

روزے بھی تو ہمی نے رکھے پورے ماہ
اور پھر کس کو ہوگی خوشی عید کی

سچ جو پوچھو تو ہے روزہ داروں کی عید
ویسے تو روزہ خوروں نے بھی عید کی

امیّ ، ابوّ سے ، بھیاّ سے عیدی ملی
اور مکتب سے چھٹی ملی عید کی

ہم کو اس عید کی تو خوشی مل گئی
اور اب ہے تمناّ بڑی عید کی

کاش شوکتؔ کی پوری ہو یہ آرزو
ساری بستی میں ہو روشنی عید کی

وقتِ سحر

موسم کتنا پیارا ہے
صبح کا کیا نظارا ہے
اس کا ہر پل نیارا ہے

بچو اس سے فیض اٹھاؤ
صبح کو اٹھ کر سیر کو جاؤ

تم تو اچھے بچے ہو
ذہن و عقل بھی رکھتے ہو
عزم کے بھی تم پکّے ہو

روز عمل یہ کرکے دکھاؤ
صبح کو اٹھ کر سیر کو جاؤ

غفلت اب نہ دکھاؤ تم
سُستی دور بھگاؤ تم
تازہ دم ہو جاؤ تم

جسم میں چستی پھرتی لاؤ
صبح کو اٹھ کر سیر کو جاؤ

دیکھو رُت ہے کتنی حسیں
سونے کا یہ وقت نہیں
چڑیاں بھی تو جاگ اُٹھیں

نیند سے تم بھی ہوش میں آؤ
صبح کو اٹھ کر سیر کو جاؤ

ooo

جون کی چھٹیاں

چھٹیوں میں نہ کچھ ہم نے حاصل کیا
وقت برباد سارا یوں ہی کردیا
اب نہ باقی بچیں جون کی چھٹیاں
ختم سب ہوگئیں جون کی چھٹیاں

ہم تو تفریح میں اس طرح کھوگئے
جیسے دیوانے ہی اس کے ہم ہوگئے
اس لیے تو نہ تھیں جون کی چھٹیاں
ختم سب ہوگئیں جون کی چھٹیا

اپنا بستہ بھی ہم نے نہ کھولا کبھی
قدر کی ہی نہیں ہم نے تعلیم کی
ہم نے برباد کیں جون کی چھٹیاں
ختم سب ہوگئیں جون کی چھٹیاں

بے وقوفی سے کچھ ہم نے پایا نہیں
فیض ان چھٹیوں سے اٹھایا نہیں
کتنی لمبی ملیں جون کی چھٹیاں
ختم سب ہوگئیں جون کی چھٹیاں

اپنی غفلت کا احساس اب ہوگیا
اور سدا کے لیے ہم نے طے کرلیا
اب نہیں کھوئیں گے جون کی چھٹیاں
ختم سب ہوگئیں جون کی چھٹیاں

ooo

گڑیا بڑی ہوگئی

پیٹ میں روٹی چلتی نہیں
فکر میں بھوک لگتی نہیں
نیند بھی آنکھوں سے اُڑ گئی
میری گڑیا بڑی ہوگئی

کوئی لمحہ سکوں کا نہیں
ڈر ہے میں مر نہ جاؤں کہیں
ہے مصیبت میں اک اک گھڑی
میری گڑیا بڑی ہوگئی

دل کی باتیں میں کس سے کہوں
سوچ میں ہوں میں اب کیا کروں
رات دن فکر ہے بس یہی
میری گڑیا بڑی ہوگئی

اب جہیز اس کا کیسے بنے
اتنی دولت کہاں سے ملے
اب مری عقل کٹنے لگی
میری گڑیا بڑی ہوگئی

کیا زمانہ برا آگیا
بن گئی شادی اک مسئلہ
ہے جہیز ایک لعنت بری
میری گڑیا بڑی ہوگئی

○○○

پاگل

سڑک پر ایک پاگل جا رہا ہے
اُسے اپنا نہ دنیا کا پتا ہے

نہیں ہے ہوش اس کو تن بدن کا
وہ اپنی دُھن میں بس کھویا ہوا ہے

مگر اک لڑکا اس کے پیچھے پیچھے
شرارت اُس سے کرتا جا رہا ہے

کبھی وہ پھبتیاں کستا ہے اس پر
کبھی وہ اُس کے ڈھیلے مارتا ہے

نہیں پاگل کو اس سے کوئی مطلب
مگر وہ اس کو دکھ پہنچا رہا ہے

یہ پاگل بھی تو بندہ ہے خدا کا
نہیں احساس یہ اُس کو ذرا ہے

خدا جیسا جسے چاہے بنادے
ہمارے یا تمہارے بس میں کیا ہے

حقارت سے جو دیکھے دوسروں کو
حقیقت میں وہی سب سے برا ہے

مجھے شوکت وہ خود لگتا ہے پاگل
جو اک پاگل کے ڈھیلے مارتا ہے

ooo

عزم

جب میں پڑھ لکھ جاؤں گا
ہر اک کے کام آؤں گا

اچھی اچھی کتابیں میں
ابّو سے منگواؤں گا

جو بھی ہوگا معلوم مجھے
وہ اوروں کو بتاؤں گا

طور طریقے، علم و ادب
سیکھوں گا سکھلاؤں گا

دنیا کی خدمت کرکے
اجر خدا سے پاؤں گا

اس دنیا کی جہالت کو
علم سے اپنے مٹاؤں گا

عزم مرا ہے دُنیا میں
میں نیکی پھیلاؤں گا

اُستادمحترم

میرے اُستاد بڑے اچھے ہیں   پیار ابوّ کی طرح کرتے ہیں
خوب محنت سے پڑھاتے ہیں مجھے   اُن کی محنت کے بڑے چرچے ہیں
اُن کا اخلاق بہت اچھا ہے   اور کردار کے بھی اچھے ہیں
کم نہیں ہیں جو گنائے جائیں   ہم پہ حق ان کے بہت سارے ہیں
جب غلط کام ہوا ڈانٹا ہے   بعد کو اشک مرے پونچھے ہیں
احترام اُن کا ہے واجب مجھ پر   کیونکہ احسان بڑے اُن کے ہیں

ان کو اللہ سلامت رکھے
ہم دعا ان کے لیے کرتے ہیں

○○○

بارش

رب کا کرم ہوا ہے
پانی برس رہا ہے

جو جانور اور انساں
گرمی سے تھے پریشاں
سب کو سکوں ملا ہے
پانی برس رہا ہے

برسات کا مہینہ
گرمی نہ اب پسینہ
ہر ایک کی صدا ہے
پانی برس رہا ہے

بچے نہا رہے ہیں
اور کہتے جا رہے ہیں
رحمت کا در کھلا ہے
پانی برس رہا ہے

دیکھو وہ جھوم اُٹھے
جنگل میں پیڑ پودے
ہر چہرہ کھِل اٹھا ہے

پانی برس رہا ہے

ہے خوش گوار موسم
شکرِ خدا کریں ہم
موسم بدل گیا ہے

پانی برس رہا ہے

ooo

میزبانی

جب بھی مرے یہاں کوئی مہمان آئے گا
اللہ کے کرم سے وہ خوش ہو کے جائے گا
میں اُس کے احترام میں آنکھیں بچھاؤں گا

پہلے تو ٹھنڈا پانی پلاؤں گا میں اُسے
پھر جو بھی گھر میں ہوگا کھلاؤں گا میں اُسے
ممکن ہوا تو سیر بھی اس کو کراؤں گا

مہمان نوازیوں سے ہی ملتا ہے مرتبہ
اور عمر میں اضافہ بھی کردیتا ہے خدا
اِس کے سِوا بھی اجر بہت سا کماؤں گا

برتاؤ اس کے ساتھ کچھ ایسا کروں گا میں
مہماں کو بے رُخی کا تاثر نہ دوں گا میں
اُس سے بہت ہی اچھی طرح پیش آؤں گا

سلام

بڑھتی ہے ہم میں تم میں محبت سلام سے
مٹتی ہے دو دلوں کی کدورت سلام سے

یہ نسخہ بے مثال ہے اپنا کے دیکھیے
قائم ضرور ہوگی اخوت سلام سے

چھوٹا ہو یا بڑا ہو ، نہیں کوئی بھید بھاؤ
عبداللہ بن عمرؓ کو تھی رغبت سلام سے

رہتی نہیں ہیں باقی ذرا سی بھی دوریاں
دو بھائیوں میں ہوتی ہے قربت سلام سے

ہوں نیتیں بھی پاک دلوں میں خلوص ہو
پھر دیکھو کیسی ہوتی ہے برکت سلام سے

عقبیٰ کے واسطے بھی یہ کار ثواب ہے
ملتی ہے اِس جہاں میں بھی عزت سلام سے

تھوڑے نہیں ہیں اس کے بہت سے ہیں فائدے
ہیں ان گنت بھلائیاں شوکت سلام سے

سائیکل

اب میں اپنے ابو سے سائیکل منگاؤں گا
پھر میں وقت پر ہر دن درسگاہ جاؤں گا

میں ابھی ہوں اک بچہ قد بھی ہے مرا چھوٹا
اس لیے میں چھوٹی سی سائیکل منگاؤں گا

عمر کم سہی لیکن نا سمجھ نہیں ہوں میں
قاعدے سلیقے سے سائیکل چلاؤں گا

سامنے کسی کو بھی آتا دیکھوں گا جب میں
اپنے بائیں جانب ہی سائیکل بچاؤں گا

امی حکم دیں گی جب مجھ کو سودا لانے کا
اُن کا حکم پاتے ہی سائیکل اٹھاؤں گا

ہوگا پھر مجھے آسان نانی ماں کے گھر جانا
سائیکل سے جاؤں گا سائیکل سے آؤں گا

سائیکل سے گھنٹوں کا کام ہوگا منٹوں میں
وقت جو بچاؤں گا پڑھنے میں لگاؤں گا

اس طرح سے اے شوکت دوسروں کے کام آکر
نیکیاں کماؤں گا خوب اجر پاؤں گا

○○○

عیادت

آج اپنے دوست کی میں عیادت کو جاؤں گا
اچھے کسی حکیم کو لاکر دکھاؤں گا
کافی دنوں سے دوست ہے بیماری کا شکار

حق دوست کا ہے مجھ پہ عیادت کو جاؤں میں
اوراُس کے ساتھ اچھی طرح پیش آؤں میں
حسنِ سلوک میرے فرائض میں ہے شمار

بیماری کی وجہ سے وہ کمزور ہوگیا
اک ہفتے سے نہ کھایا ہے اُس نے نہ کچھ پیا
سوچا کہ اس کے واسطے لے جاؤں میں انار

دل لگ نہیں رہا ہے پڑھائی لکھائی میں
بے چین کس قدر ہوں میں اس کی جدائی میں
اس کے بغیر آئے بھی کیسے مجھے قرار

میں اپنے دوست کے لیے کرتا ہوں یہ دعا
ہوجائے ٹھیک اس کی طبیعت مرے خدا
ایسی دوا لگے نہ رہے نام کو بخار

سفر

وہ دن ہو یا کہ رات ہو جب بھی سفر کرو
چلتی ہوئی سواری پہ ہرگز نہ تم چڑھو

جب بھی تمھیں اترنا ہو اتنا رہے خیال
رک جائے جب سواری تو تم سیٹ سے اُٹھو

جب بھی کرو ٹرین کا یا بس کا تم سفر
کوئی بھی انگ کھڑکی کے باہر کبھی نہ ہو

تم خود ہی اپنے رخت سفر کے ہو ذمہ دار
یعنی نگاہ ہر گھڑی سامان پر رکھو

درجہ پڑوسیوں کی طرح ہم سفر کا ہے
کمزوروں اور بوڑھوں کو تم پہلے سیٹ دو

ایماں نہیں ہے جس میں خدا کو ہے ناپسند
جائز نہیں سفر جو اگر بے ٹکٹ کرو

ہر آن جیب کتروں سے رہنا ہے ہوشیار
تم اجنبی کی چیز نہ کھاؤ نہ کچھ پیو

بے کار کی نہ باتیں سمجھنا انھیں کبھی
آداب ہیں سفر کے یہ دل میں اُتار لو

○○○

میں کھانا بناؤں گی

امیّ میں آج شام کا کھانا بناؤں گی ابو کو آج میں ہی پکا کر کھلاؤں گی

بس آپ بیٹھی بیٹھی مجھے دیکھتی رہیں میں کچھ غلط کروں تو مجھے ٹوکتی رہیں

کیا کیا مسالے ڈالوں بتا دیجیے مجھے اور کس طرح بگھاروں سکھا دیجیے مجھے

تکنیک ہی تو اصل ہے کھانا پکانے کی اس کے لیے کتاب منگاؤں گی جلد ہی

پکوان ہر طرح کے پکایا کروں گی میں کھانے لذیز سب کو کھلایا کروں گی میں

کھانا پکانا اس طرح جب سیکھ جاؤں گی پھر تو میں ہاتھ آپ کا ہر دم بٹاؤں گی

مہمان کوئی آئے گا میں ہی پکاؤں گی اور عید میں بھی خود ہی میں پھلکی بناؤں گی

جب ناشتا بنانے لگوں گی میں صبح وشام اک یہ بھی فکر دور میں کر دوں گی صبح وشام

اللہ نے مجھ کو عقل بھی دی علم بھی دیا احسان ہے اُسی کا اسی نے کرم کیا

میں چاہتی ہوں آپ تو آرام اب کریں

دنیا کی فکر چھوڑ دیں بس یاد رب کریں

عادت

ایک پہچان بتاتی ہے ہماری عادت
وہ نئی ہو کہ کسی کی ہو پرانی عادت

صبح کو جلد جو اٹھنے کی ہے میری عادت
تو ہے سونے کی بہت دیر تک اس کی عادت

یہ تو بس کہنا ہے پڑ جاتی ہے خود ہی عادت
سچ ہے ویسی ہی پڑی جیسی بنالی عادت

ابوّ امی کی الگ ، باجی کی ، بھیاّ کی الگ
اپنی اپنی ہوا کرتی ہے ہر اک کی عادت

دیکھ کر اوروں کی چیزوں کو جو للچاتا ہے
میں سمجھتا ہوں کہ ہے اُس کی یہ گندی عادت

سارے دن لڑنے جھگڑنے کے سوا کام نہ تھا
شکر اللہ کا میں نے یہ بدل دی عادت

سب کی آنکھوں کا وہ بن جاتا ہے تارا شوکتؔ
جس کا اخلاق بھی اچھّا ہو اور اچھی عادت

○○○

نانی کے نام خط

ہے ہاتھ میں قلم تو زباں پر خدا کا نام
خدمت میں نانی جان کی لکھتا ہوں میں سلام

خط میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے دیکھیے
مجھ کو دعائیں دیجیے شاباشی دیجیے

اب تو میں جلد جلد ہی بھیجا کروں گا خط
آتے ہی یاد آپ کی ، لکھا کروں گا خط

پڑھ لکھ گیا ہوں اب میں کبڈا نہیں رہا
جاہل، شریر اور نکمّا نہیں رہا

اب میرے پاس علم ہے اللہ کا دیا
اچھائی اور برائی کا جس سے پتا چلا

کیا حق ہے مجھ پہ آپ کا یہ جانتا ہوں میں
کیا مرتبہ ہے آپ کا پہچانتا ہوں میں

نانی، بہت دنوں سے یہاں آئیں کیوں نہیں
تشریف دیکھنے کو مجھے لائیں کیوں نہیں

دن کافی ہوگئے ہیں یہاں آپ آئی تھیں
پھل اور مٹھائی میرے لیے آپ لائی تھیں

کیا آپ مجھ کو بھول گئی ہیں بتایئے
دو چار روز کے لیے تشریف لایئے

کل ہی سے انتظار کروں گا میں صبح وشام
یہ خط میں کر رہا ہوں اِسی آس پر تمام

اب لیجیے سلام مرا دیجیے دعا
میں آپ کا نواسہ ہوں بھوکا ہوں پیار کا

OOO

مشغلہ

علمی کتابیں پڑھنا پڑھانا ہے مشغلہ
اور اچھے نیک دوست بنانا ہے مشغلہ

جنت بھی ہاتھ آتی ہے پیسے بھی ملتے ہیں
ابو کے ہاتھ پاؤں دبانا ہے مشغلہ

مصروف گھر کے کاموں میں رہتا ہوں رات دن
امّی کا اپنی ہاتھ بٹانا ہے مشغلہ

ظلم و ستم کے شعلے بجھانے کا شوق ہے
انصاف کے چراغ جلانا ہے مشغلہ

پھولوں کے رنگ و بو سے محبت کا فیض ہے
باغوں میں پیڑ پودے لگانا ہے مشغلہ

اُٹھتا ہوں قبل فجر میں ہر روز اِس لیے
بعد نماز سیر کو جانا ہے مشغلہ

شوکتؔ میں ایسے بچوں کو کرتا نہیں پسند
جن کا فقط پتنگ اُڑانا ہے مشغلہ

ooo

لڑکیوں کی تعلیم ضروری ہے

ابوّ میں جانتی ہوں ہے علم کا زمانہ
یہ بات ہے حقیقت ہرگز نہیں فسانہ
علم اک بڑی ہے دولت دنیا نے اس کو مانا
بھیاّ سے بھی زیادہ ابوّ مجھے پڑھانا

دنیا نے علم ہی سے اتنی ترقی پائی
اور جہل نے ہمیشہ اس سے شکست کھائی
اس بات کی گواہی دیتا ہے یہ زمانہ
بھیاّ سے بھی زیادہ ابوّ مجھے پڑھانا

آتا ہے علم ہی سے ہر طور اور طریقہ
سیکھوں گی کام کرنے کا ڈھنگ اور سلیقہ
اور ہو سکے ہُنر بھی کوئی مجھے سکھانا
بھیاّ سے بھی زیادہ ابوّ مجھے پڑھانا

ہوگی امور خانہ داری سے واقفیت
کھانے پکانے میں پھر ہوگی نہ کوئی دقت
ایک میگزین کوئی میرے لیے منگانا
بھیاّ سے بھی زیادہ ابوّ مجھے پڑھانا

ہے کس قدر ضروری تعلیم لڑکیوں کی
تعمیر اس سے ہوگی معصوم بچیوں کی
یہ سچ ہے علم ہی ہے سب سے بڑا خزانہ
بھیاّ سے بھی زیادہ ابوّ مجھے پڑھانا

○○○

گڑیا کی رخصتی

باجی مجھ کو کنگھی دے دو سلجھا دوں میں بال
جلدی سے پھر سر میں باجی تیل بھی دوں میں ڈال
آنے والا ہے وہ ڈولا جس کا پردا لال
آج ہماری پیاری گڑیا جاتی ہے سسرال

کیا پکّے اور کیا نہیں پکے فکر ہے یہ اِس دم
ویسے تو زردہ پک جاتا لیکن وقت ہے کم
ہم سے کچھ گڑیا کی خدمت ہو نہ سکی امسال
آج ہماری پیاری گڑیا جاتی ہے سسرال

روز نماز فجر کی خاطر سوکر جلدی اُٹھنا
فرض ادا کرتی ہی رہنا رب کی عبادت کا
قرآں بھی روزانہ پڑھنا اوڑھ کے اپنی شال
آج ہماری پیاری گڑیا جاتی ہے سسرال

اس کے گورے گورے بدن پر کپڑے یوں پھبتے
جیسے کوئی حور اتر آئی ہو جنت سے
کالی کالی آنکھیں ہیں اور گورے گورے گال
آج ہماری پیاری گڑیا جاتی ہے سسرال

ہم سب کو سسرال میں جا کر بھول نہیں جانا
ہو جائے گا غم میں اپنا ورنہ حال برا
یاد آئے گی بھولی صورت ریشم جیسے بال
آج ہماری پیاری گڑیا جاتی ہے سسرال

○○○

دودھ

دودھ کتنی عجیب نعمت ہے اس سے ہر ایک کو محبت ہے
اس سے دنیا میں کس کو ہے انکار واقعی دودھ سے ہے سب کو پیار
دودھ سے ہم دہی بناتے ہیں اپنے کھانے کا جز بناتے ہیں
چھاچھ بھی تو دہی سے بنتا ہے اور گھی بھی اِسی کا حصہ ہے
کھاتے ہیں ہم دہی بڑے بھی خوب کیوں کہ یہ چیز ہے ہمیں مرغوب
دودھ کی جب بھی کھائی بالائی اپنے خالق کی ہم کو یاد آئی
ہے پروٹین دودھ میں بھر پور اس سے کمزور فیض اٹھائیں ضرور
عید میں سب بہار اس کی ہے عید اس کے بغیر پھیکی ہے
دودھ جس نے عطا کیا ہے ہمیں
پھر ادا ہم بھی شکر اُس کا کریں

○○○

دریا

جو میدانوں میں دریا بہہ رہے ہیں
پہاڑوں سے یہ سب جاری ہوئے ہیں

کروڑوں سال پہلے چشمہ پھوٹا
مگر اب تک نہ اس کا زور ٹوٹا

گرِا چشمے سے جو پانی کا دھارا
اُسی چشمے کو ہم کہتے ہیں دریا

ندی کہتے ہیں ہم یا جس کو دریا
حقیقت میں ہے وہ پانی کا رستا

جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے روانی
ہمیشہ سے یوں ہی جاری ہے پانی

بہت لمبا سفر اس نے کیا ہے
تو پھر جا کر سمندر میں گرِا ہے

سمندر ہی ہے ہر دریا کی منزل
یہیں ہوتے ہیں سب یک جان و یک دل

ooo

پیسوں کی اہمیت

بڑی محنت سے میرے ابوّ جی پیسے کماتے ہیں
سویرے جاتے ہیں اور شام کو گھر واپس آتے ہیں

اِنھی پیسوں سے گھر کی ہر ضرورت پوری ہوتی ہے
اِنھی پیسوں سے مجھ کو وہ پڑھاتے اور لکھاتے ہیں

بخوبی جانتا ہوں میں کہ جو قیمت ہے پیسوں کی
وہ ہیں نادان جو بچے یہ باتیں بھول جاتے ہیں

کبھی ہم بھول کر بھی فالتو خرچا نہیں کرتے
زیادہ تر رقم اپنی پڑھائی میں لگاتے ہیں

ہمیں جو پیسے ملتے ہیں تو ہم بازار سے جاکر
پڑھائی میں جو آئے کام بس وہ چیز لاتے ہیں

نہیں برباد ہونے دیں گے ابوّ کی کمائی کو
یہی باتیں ہم اپنے دوستوں کو بھی بتاتے ہیں

ہم ابوّ کی کمائی کو کبھی ضائع نہیں کرتے
وہ ہیں بے عقل جو بے کار میں دولت لٹاتے ہیں

○○○

آزادی سب کو پیاری

میں نے توتا پالا ہے
توتا کیا متوالا ہے

رنگ اس کا کیا پیارا ہے
پتوں جیسا لگتا ہے

جب بھی اپنا منھ کھولے
ٹیں ٹیں ٹیں یہ بولے

میں جو کہوں مٹھو بیٹے
توتا فوراً دہرا دے

فکر میں اس کی رکھتا ہوں
وقت پہ کھانا پانی دوں

کوئی اسے تکلیف نہ دکھ
توتے کو ہے سُکھ ہی سُکھ

اک پنجرہ ہے اس کا گھر
رہتا ہے اس کے اندر

لیکن ابّو ناخوش ہیں
اس سے بہت دکھی ہوں میں

وہ توتے چھڑواتے ہیں
مجھ کو یہ سمجھاتے ہیں

کہتے ہیں اس کو چھوڑو
توتے کو آزادی دو

اس نے تمھارا کچھ نہ لیا
تم نے اِسے کیوں قید کیا

قید سے ہر اک ہے عاری
آزادی سب کو پیاری

○○○

گندا لڑکا

مکتب میں ایک لڑکا
رہتا بہت ہے گندا

سر میں نہ جانے اُس کے
کتنا بھرا ہے کوڑا

شاید کبھی کیا ہو
بالوں میں اس نے کنگھا

کانوں میں اس کے ٹھینٹھی
دانتوں میں میل خاصا

سر پہ نہ اس کے ٹوپی
پیروں میں ہے نہ جوتا

اے بھائیو یہ سوچو
وہ کون سا ہے لڑکا

لیکن نہ نام لینا
وہ خود ہی جان لے گا

اک دن بھی آج سے وہ
گندا نہیں رہے گا

اب وہ رہا کرے گا
ہر وقت صاف ستھرا

ooo

شہد ایک تحفہ ہے

شہد اک ایسا تحفہ ہے ہر اک کو جو بھاتا ہے
اس کے بہت سے فائدے ہیں جو نسخوں میں لکھے ہیں
تجربہ تو بھی کرکے دیکھ کھا کر شہد کرشمے دیکھ
دودھ میں شہد ملا کر پی صحت بھی بن جائے گی
کتنا لذیذ اس کا شربت سچ ہے شہد ہے اک نعمت
لیکن کیا یہ سوچا ہے
شہد کہاں سے آتا ہے
آؤ تمھیں بتلائیں ہم اچھی طرح سمجھائیں ہم

اک چھوٹا سا کیڑا ہے جس کا گھر اک چھتّا ہے
سیر کو جاؤ باغوں میں دیکھو پیڑ کی شاخوں میں
یہ کیڑا کھاتا کیا ہے پھولوں کا رس پیتا ہے
اور اسی رس سے بچو شہد بنا کر دے بچو
مدھو مکھی ہے اس کا نام جاری ہے اس کا فیضِ عام

سب تعریف خدا کی ہے
اس نے یہ نعمت دی ہے

OOO

پھل

اللہ نے کیسے کیسے زمیں پر شجر اُگائے
میٹھے رسیلے جن کے ہمیں خوب پھل کھلائے

انگور ہوں ، انار ہوں ، یا سیب و سنترہ
کھائیں تو ہے جدا جدا ہر اک کا ذائقہ

ہر پھل کے اپنے فائدے اور اپنا رنگ ہے
تخلیق پر پھلوں کی مری عقل دنگ ہے

جو پھل بھی میں نے کھایا خدا یاد آگیا
ہر اک لذیذ پھل مجھے اُس نے عطا کیا

سچ جانیے پسند ہیں پھل مجھ کو اس قدر
ملتے ہی پیسے جاتا ہوں پھل کی دکان پر
وہ مغزدار ہو کہ ہو رس دار پھل کوئی
شوقین ہوں پھلوں کا پسند آتے ہیں سبھی

جنت کے ضمن میں بھی پھلوں کا ہے تذکرہ
ہوتے نہ پھل جو خلد میں پھر ہوتا کیا مزہ

شوکتؔ خدا نے چاہا تو جنت میں جاؤں گا
جو میرے جی میں آئے گا وہ پھل میں کھاؤں گا

○○○

محنت

محنت اک ایسی شے ہے پھل ملنا جس کا طے ہے

محنت کی ڈالو عادت
محنت ہی میں ہے برکت
اس سے ہوتی ہے عزت
دنیا میں اس کی جے ہے
محنت اک ایسی شے ہے

محنت پھرتی لاتی ہے
اُس سے چستی آتی ہے
سُستی دور بھگاتی ہے
ہوش میں لائے وہ مے ہے
محنت اک ایسی شے ہے

محنت ایسا نغمہ ہے
جو بھی اس کو گاتا ہے
وجد میں وہ آجاتا ہے

سب کو پسند اِس کی لے ہے
محنت اک ایسی شے ہے

○○○

پیڑ پودے

پیڑ پودے زمیں پر نہ ہوتے اگر
کیسے بارش کے آثار آتے نظر

ابر اُٹھتا نہ بارش ہی ہوتی کہیں
ایک اک بوند کو یہ ترستی زمیں

مانسون اِن سے بنتا ہے یہ جان لو
علم کی بات ہے یہ اِسے مان لو

پیڑ پودے بڑے کام کی چیز ہیں
فیض پاتے ہیں سب آپ ہوں یا کہ میں

ہم سبھی آؤ اِن کی حفاظت کریں
کوئی بھی پیڑ برباد ہونے نہ دیں

سچ ہے بارش ہی روحِ نباتات ہے
اور نباتات خالق کی سوغات ہے

ooo

مچھّر

ذرا سا کیڑا بڑا ستم گر
یہ زندہ رہتا ہے خون پی کر

ہے کتنا ظالم کہ بچوں پر بھی
ترس نہ کھائے وہ کاٹے منھ پر

کوئی جتن بھی کروں میں لیکن
چلے نہ کوئی بھی وار اُس پر

پکڑنا چاہوں تو یہ جا وہ جا
اگرچہ ہے وہ حقیر و احقر

اَہا اَہا میں سمجھ گیا ہوں
خدا کی مخلوق ہے وہ مچھر

○○○

غزل

پڑھائی کی طرف سے بے رخی اچھی نہیں لگتی
مجھے اسکول کی چھٹی کبھی اچھی نہیں لگتی

نہیں ہوں بے ادب مجھ سے نہیں ہوگی یہ گستاخی
بڑوں کے سامنے مجھ کو ہنسی اچھی نہیں لگتی

نہ جانے کیسے کھا لیتے ہیں بستر سے اٹھتے ہی
بلا منھ دھوئے مجھ کو چائے بھی اچھی نہیں لگتی

کرے جو رنجشیں پیدا دلوں کو ٹھیس پہنچائے
کسی صورت مجھے وہ دل لگی اچھی نہیں لگتی

یقیناً چستی پھرتی تن درستی کی علامت ہے
کسی صورت بھی مجھ کو کاہلی اچھی نہیں لگتی

مجھے تنہا مسرّت ، عیش و عشرت لاکھ حاصل ہو
پڑوسی غمزدہ ہو تو خوشی اچھی نہیں لگتی

کھلی چاٹ اور مٹھائی بھول کر بھی میں نہیں کھاتا
مجھے شوکت کریمی! گندگی اچھی نہیں لگتی

○○○

غزل

رب کا ہوتا نہ فضل و کرم
تم ہی ہوتے جہاں میں نہ ہم

ہونے دیں گے برائی نہ ہم
جب تلک باقی ہے دم میں دم

راہِ حق کے سفر میں کہیں
اب رکیں گے نہ اپنے قدم

ہونے دیں گے نہ ظالم کا اب
ہم کسی پر بھی ظلم و ستم

جس کے ماں باپ موجود ہوں
اُس کو کس بات کا ہوگا غم

بچے ہیں پیار کے مستحق
اور بڑے ہیں سبھی محترم

حوصلہ اور ہمت تو ہے
عمر اپنی اگرچہ ہے کم

گردشوں کا ہے مارا ہوا
اپنے شوکت پہ یارب کرم

ooo

غزل

ہوگیا پل میں زیرو زبر دوستو
تھا کبھی شہر اب ہے کھنڈر دوستو

فائدہ کیا اِن اونچے درختوں سے ہے
سب ہیں بے سایہ اور بے ثمر دوستو

پیش گوئی اُسے زیب دیتی نہیں
جس کو پل کی نہیں ہے خبر دوستو

عہد حاضر کی تہذیب تو دیکھیے
آدمی بن گیا جانور دوستو

زندگی کی حقیقت بیاں کیا کروں
ریت پر جیسے ہو کوئی گھر دوستو

آؤ شوکت کریمی کو سنتے چلیں
شاعری اُن کی ہے پُر اثر دوستو

کھیل

کھیل بچوں کی اک ضرورت ہے
کھیلنا کیوں کہ اُن کی فطرت ہے
خوب جب تک نہ کھیل لیں بچے
کہیں لگتی نہیں طبیعت ہے

کھیل سے مجھ کو بھی محبت ہے
میں ہی کیا اس سے سب کو رغبت ہے
ہاں مگر کھیل ہی نہیں سب کچھ
علم و فن کی بڑی ضرورت ہے

ooo

پانی

یہ اعتراف ہے سب کو یہی حقیقت ہے
ذرا بھی شک نہیں اس میں کہ پانی نعمت ہے
جہاں میں کون ہے اس سے جو فیضاب نہیں
ہر ایک شخص کی پانی اہم ضرورت ہے

○

گدا ہو شاہ ہو سب کو یہ زندگی بخشے
پیا ہے آدم و حوّا نے بھی یہی پانی
کسی کے بس میں نہیں تھا خریدنا اس کا
ہمارے واسطے ہوتا نہ جو فری پانی

○

جو پیتے ہیں ہم آپ سب صاف پانی
زمیں سے نکلتا ہے شفاف پانی
فوائد بھلا اس کے کیا کیا بتاؤں
بہت سارے رکھتا ہے اوصاف پانی

اردو زباں

میرے جان و دل ہیں قرباں تجھ پہ اے اردو زباں
دور تک ہیں آج تیرے سلسلے اردو زباں

ایشیا، امریکا ، یورپ تک نہیں محدود ہے
سارے عالم میں ہیں تیرے تذکرے اردو زباں

○○○

قطعہ (موسم)

جاڑے سے تنگ آجاتے ہیں تو کہتے ہیں گرمی آئے
اور گرمی سے گھبرا کر ہم کہتے ہیں برسات آجائے

پھر برسات میں جاڑے کے موسم کی یادیں آتی ہیں
شوکت یہ رب کی حکمت ہے اُس نے موسم تین بنائے

○○○

موت

دنیا نہیں کسی کے لیے مستقل قیام
ہوتی ہے ایک دن سحرِ زندگی کی شام
منزل پہ کتنے دوست واقارب پہنچ گئے
ہوجائے گا ہمارا بھی اک دن سفر تمام

○○○